Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

تار کا پتہ :۔ ڈیلی الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

79

روزنامہ

الفضل

لاہور

فی پرچہ ۱۰؍

یوم :۔ یک شنبہ ۲۳؍ صفر المظفر ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ | ۲۴؍ اخاء ۱۳۳۳ ہش ۔ ۲۴؍ اکتوبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۸۴

اقوام متحدہ کے اعلیٰ عہدوں پر عرب اور ایشیائی باشندے بھی فائز کئے جائیں گے

عرب ایشیائی گروپ کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی یقین دہانی

نیویارک ۲۳؍ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شولڈ نے عرب ایشیائی گروپ سے کہا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کے عملہ کے لئے عرب اور ایشیائی علاقوں سے بھی آدمی بھرتی کریں گے۔ تاکہ اس ادارہ کے عہدوں میں عرب ایشیائی گروپ کو مساوی نمائندگی مل سکے۔ عرب ایشیائی گروپ نے شکایت کی تھی۔ کہ اقوام متحدہ کے تمام اعلیٰ عہدوں پر یورپ کے لوگ کام کر رہے ہیں۔ سکرٹری جنرل نے اس کے جواب میں کہا ہے۔ کہ یہ طریق پہلے سے چلا آ رہا ہے۔ لیکن میں اس صورت حال کو بہت جلد تبدیل کر دوں گا۔

وزیر اعظم مصر اگلے مہینے کے آخر میں پاکستان کا دورہ کریں گے

قاہرہ ۲۳؍ اکتوبر۔ رائٹر نے قاہرہ سے ایک سرکاری اعلان کے حوالے سے خبر دی ہے۔ کہ مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر اگلے مہینے کے آخر میں پاکستان کا دورہ کریں گے۔ وہ افغانستان۔ ہندوستان اور انڈونیشیا بھی جائیں گے۔ رائٹر نے یہ خبر بھی دی ہے۔ کہ امریکہ مصر کو آئندہ سال جولائی تک چار کروڑ ڈالر کی اقتصادی امداد دے گا۔

پنجاب اور سرحد مسلم لیگ اسمبلی پارٹیوں کی طرف سے صوبوں کو مزید اختیارات دینے کا مطالبہ

مرکز کے پاس صرف دفاع۔ امور خارجہ۔ کرنسی و زر مبادلہ۔ بیرونی تجارت اور بین العلاقائی مواصلات کے امور رہنے چاہئیں

لاہور ۲۳؍ اکتوبر۔ پنجاب اسمبلی کی مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے دستور ساز اسمبلی میں اپنے نمائندوں کو حکم دیا ہے۔ کہ جو دستور منظور کیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں وہ تین مطالبات کو مرکزی مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی سے منوانے کے لئے فوری اقدام کریں۔ وہ تین مطالبات حسب ذیل ہیں۔ پہلا مطالبہ یہ ہے کہ آئندہ دستور میں مرکز کے پاس صرف پانچ امور رکھے جائیں۔ یعنی دفاع۔ امور خارجہ۔ کرنسی اور زر مبادلہ۔ بیرونی تجارت اور بین العلاقائی مواصلات۔ دوسرے مطالبہ میں اگرچہ علاقائی وفاق کی اصطلاح استعمال نہیں کی گئی۔ لیکن تجویز سے یہی امر ظاہر ہوتا ہے۔ کہ علاقائی وفاق قائم کیا جائے۔ تیسرا مطالبہ یہ ہے کہ معمولی اکثریت سے آئین میں ترمیم کرنے کی اجازت صرف پانچ سال کے لئے دی جائے۔ اس مطالبہ کی ایک دفعہ یہ ہے۔ کہ اگر دستوریہ کے مشترکہ اجلاس میں کسی ترمیم کی تحریک کی جائے۔ تو اسے دونوں حصوں کی کم از کم تیس فی صدی حمایت حاصل ہونی چاہیئے۔ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے دستوریہ میں اپنے اراکین کو ہدایت کی ہے۔ کہ اگر وہ ان تین مطالبات کے حصول میں کامیاب نہ ہوں تو وہ فوری طور پر پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کو اطلاع دیں۔ تاکہ آئندہ طرز عمل کے متعلق کوئی فیصلہ کیا جا سکے۔ اس اجلاس میں اسمبلی پارٹی کے ۱۶۷ ممبروں میں سے ۱۳۵ ممبروں نے شرکت کی۔ دستوریہ کے چار پنجابی ارکان جو پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے رکن نہیں ہیں۔ خاص دعوت پر اس اجلاس میں شریک ہوئے۔ یہ ممبران چودھری نذیر احمد۔ سردار شوکت حیات خاں۔ شیخ صادق حسن۔ اور ملک شوکت علی ہیں۔ سرحد مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے بھی اپنے ایک اجلاس میں یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ نئے آئین کے تحت صوبوں کو اور زیادہ اختیارات دیئے جائیں۔ اور مرکز کے پاس مندرجہ بالا صرف پانچ امور رہنے چاہئیں۔

سندھ اسمبلی کے پچھتر ممبروں کی طرف سے مغربی پاکستان کا ایک یونٹ بنانے اور علاقائی وفاق کی مخالفت

کراچی ۲۳؍ اکتوبر۔ سندھ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے سیکرٹری سید غلام حیدر شاہ نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں انہوں نے مغربی پاکستان کا ایک یونٹ بنانے یا علاقائی وفاق بنانے کے خیال کی زبردست مخالفت کی ہے۔ انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے۔ کہ میرے اس بیان پر سندھ اسمبلی کے اناسی مسلم لیگی ممبروں میں سے پچھتر ممبروں کے دستخط ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ مجوزہ آئین سندھ کے مسلم لیگی ممبروں نے منظور کر لیا ہے۔ اس لئے آئین کے مسودہ کی منظوری میں دیر نہ ہونی چاہیئے۔ اور یہ وعدہ پورا ہونا چاہیئے۔ کہ نیا آئین ۲۵؍ دسمبر تک مکمل ہو جائیگا۔ دستور ساز اسمبلی کو توڑنے کے مطالبہ کے بارہ میں بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی کو توڑنے کا خیال کرنا بھی پاکستان کو زبردست نقصان پہنچانے کے برابر ہے۔ اگر دستور میں کچھ خامیاں رہ گئی ہیں۔ تو انہیں آئین میں ترمیم کے ذریعہ دور کیا جا سکتا ہے۔ لیکن آخر میں کہا گیا ہے۔ کہ آئینی معاملات میں وزیر اعلیٰ سندھ پیر زادہ عبد الستار نے جو راہ اختیار کی ہے۔ اس کے حامی نہ صرف سندھ اسمبلی کے مسلم لیگی ارکان ہیں۔ بلکہ بہت سے غیر لیگی اور ہندو ممبران بھی ہیں۔

پنجاب مسلم لیگ کنونشن ملتوی کر دی گئی

کراچی کنونشن کے التوا پر نکتہ چینی

لاہور ۲۳؍ اکتوبر۔ پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے پنجاب مسلم لیگ کنونشن ملتوی کر دی ہے۔ جو کل منعقد ہونی تھی۔ یہ التوا اس وجہ سے کیا گیا۔ کہ پاکستان مسلم لیگ کی کراچی کنونشن کو اب جنوری تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ مجلس عاملہ کے اجلاس کی صدارت ملک فیروز خاں نون نے کی۔ مجلس عاملہ نے مرکزی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ پر زبردست نکتہ چینی کی۔ کہ جب کراچی کنونشن میں صرف چند دن رہ گئے تھے۔ تو اسے ملتوی کر دیا گیا۔ ایک قرارداد بھی منظور کی گئی۔ جس میں کہا گیا ہے کہ کراچی کنونشن کا التوا مسلم لیگ کے مفاد کے صریحاً خلاف ہے۔

سار کے مسئلہ پر سمجھوتہ ہو گیا

پیرس ۲۳؍ اکتوبر۔ فرانس کے وزیر اعظم موسیو ماندیز فرانس اور مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈینور کی آج ایک ملاقات ہوئی ہے۔ جس میں سار کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا۔

برطانیہ کو پاکستان کے لئے اسلحہ مہیا کرنے کو کہا جائے گا

واشنگٹن ۲۳؍ اکتوبر۔ رائٹر نے واشنگٹن سے خبر دی ہے کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے امریکی افسروں سے فوجی امداد کے انتظامات کے متعلق جو بات چیت کی تھی۔ اس کے مطابق ممکن ہے۔ امریکہ برطانیہ سے پاکستان کو کچھ اسلحہ مہیا کرنے کو کہے۔ امریکہ نے پاکستان کو اقتصادی امداد دینے کا جو اعلان کیا تھا اس سلسلہ میں سوتی اور دیگر سامان کے لئے جاپان کو آرڈر دیئے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۲۲؍ اکتوبر۔ (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کل سے ضعف بہت ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

مسٹر محمد علی کی کراچی میں واپسی

کراچی ۲۳؍ اکتوبر۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی آج رات کراچی واپس پہنچ رہے ہیں۔ وہ کل رات بارہ بجے کے بعد لندن سے روانہ ہوئے تھے۔ اور آج رات ساڑھے گیارہ بجے واپس پہنچ رہے ہیں۔ وہ ایک کانسٹی لیشن طیارے میں سفر کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم کے ساتھ وزیر خزانہ چودھری محمد علی گورنر مشرقی بنگال میجر جنرل سکندر مرزا پاکستانی بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خاں اور کابینہ کے سکرٹری مسٹر عزیز احمد ہیں۔ برطانیہ میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر ایم ایچ اصفہانی بھی اسی جہاز سے سفر کر رہے ہیں۔

انڈونیشی کابینہ میں تبدیلیوں کی توقع

جکارتہ ۲۳؍ اکتوبر۔ آج انڈونیشی کابینہ میں بڑی بڑی تبدیلیاں متوقع ہیں۔ کابینہ کے تین وزیر جن میں نائب وزیر اعظم بھی شامل ہیں۔ اپنی پارٹی کی ہدایت پر کل مستعفی ہو چکے ہیں۔ دو اور وزیروں نے بھی کابینہ سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔

لیبیا کے شاہی خاندان کے خطابات ختم

بن غازی ۲۳؍ اکتوبر۔ لیبیا کے شاہ ادریس نے بادشاہ ملکہ اور اپنی اولاد کے سوا باقی تمام شاہی خاندان کے خطابات ختم کر دیئے ہیں۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

احادیث کی عظمت

عن عبداللہ بن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نضر اللہ امرءً سمع مناشیئاً فبلغہ کما سمعہ فرب مبلغ اوعیٰ من سامع ÷ (جامع ترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے۔ جس نے ہم سے کوئی بات سُنی اور پھر اُسے اُسی طرح لوگوں تک پہنچا دیا۔ کیونکہ بہت سے ایسے لوگ جنہیں کوئی بات پہنچائی جائے۔ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔

چندہ مسجد ہالینڈ اور لجنات اماء اللہ

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی مستورات کے سامنے مسجد ہالینڈ کی تحریک رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ "اس چندہ میں اس وقت تک ۵۲ ہزار کے قریب روپیہ آچکا ہے۔ اور اندازہ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے کا ہے۔ گویا ۶۳ ہزار ابھی باقی ہے۔ میں عورتوں میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمت کرکے اسے بھی پورا کرلیں۔ اور مجھے اُمید ہے کہ وہ پورا کریں گی"۔

حضور کی تقریر کے بعد لجنہ اماء اللہ کی مجلس شوریٰ میں غور کرکے یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ اس ۶۳ ہزار کی رقم کو تین سال تک پھیلا دیا جائے۔ اور ۲۱ ہزار کی رقم سالانہ جمع کی جائے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ سال کے نو ماہ گذر چکے ہیں۔ اور ابھی تک صرف سات ہزار چھ سو روپے کی رقم اس مد میں جمع ہوئی ہے۔ گویا وعدہ کی ہوئی رقم کا ایک تہائی حصہ۔ یہ نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ اس سے قبل احمدی مستورات چندہ کے معاملہ میں ہمیشہ ہی مردوں کو شکست دیتی رہی ہیں۔ اور جب انہوں نے وعدہ کیا۔ ہمیشہ پورا کر دکھایا۔

پس لجنات اماء اللہ کی عہدہ داران کو چاہیئے۔ کہ اپنی لجنات میں دورہ کرکے اس چندہ کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اس وقت تک صرف ۱۹ لجنات کی طرف سے چندہ مسجد ہالینڈ آیا ہے۔ حالانکہ ڈھائی صد لجنات ہیں۔ اور بہت سی ایسی جگہیں ہیں۔ جہاں لجنات قائم نہیں۔ لیکن احمدی مستورات موجود ہیں۔ پس جہاں لجنات موجود نہیں۔ وہاں کی مستورات کو الفضل و مصباح کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اپنا چندہ مسجد ہالینڈ جلد از جلد براہ راست بھجوائیں۔ اور جہاں لجنات ہیں۔ اُن کے عہدیداران کوشش کریں۔ کہ کوئی عورت اس چندہ میں شامل ہونے سے رہ نہ جائے۔

اُمید ہے اس اعلان کو پڑھنے کے بعد بہنیں اپنی پوری کوشش صرف کرکے مسجد ہالینڈ کا چندہ جمع کریں گی۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

صنعتی نمائش بر موقعہ جلسہ سالانہ

امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر زنانہ صنعتی نمائش لگائی جائیگی۔ تمام لجنات اماء اللہ سے بذریعہ اعلان ہذا درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں نمائش کے لئے اشیاء تیار کروانی شروع کردیں تاکہ بوقت مقررہ پر تیار ہوسکیں۔ سیکرٹری نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

امانت تحریک جدید

اس تحریک کی اہمیت اور فوائد کے متعلق حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر میں خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں۔ کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں۔ تمہیں یہ نہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ ہماری رقم چھوٹی ہے یا بڑی۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ میرے پچاس ساٹھ روپے کے ساتھ کیا بنے گا۔ حالانکہ پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ روپے ہزاروں اور لاکھوں بن جاتے ہیں"۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

راستی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قدم بڑھاتے چلے جاؤ

"اللہ تعالیٰ نے جو اپنے محبوب بندوں کا نام ولی رکھا ہے۔ تو کیا ولی بنا نا خدا تعالیٰ کے نزدیک مشکل ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ اُس کے نزدیک بہت سہل امر ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے۔ کہ انسان راستی کے ساتھ اُس کی راہ میں قدم رکھنے والا ہو۔ اور اس کے راستے میں صبر و استقلال اور وفاداری کے ساتھ چلنے والا ہو۔ کوئی دکھ اور تکلیف اور مصیبت اُس کے قدم ڈگمگا نہ سکے جب انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرتا ہے۔ اور ان باتوں سے الگ ہو جاتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوتی ہیں۔ اور سچی پاکیزگی اور طہارت اختیار کر لیتا ہے۔ اور گندی باتوں سے پرہیز کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ بھی اس کے ساتھ ایک تعلق پیدا کر لیتا ہے۔ اور اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے دوری اختیار کرے اور گندگی سے نکلنے کی کوشش نہ کرے۔ تو پھر خدا تعالیٰ بھی اُس کی پرواہ نہیں کرتا"۔ (ملفوظات)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع اب بالکل قریب آگیا ہے۔ لیکن اجتماع کے چندے کی رفتار بہت ہی سست ہے۔ بے شک پچھلے دنوں پنجاب میں ہولناک سیلاب نے جو تباہی پھیلائی ہے اس کی وجہ سے بے خانماں لوگوں کو اپنے گھروں کے بنانے کی فکر ہوگی۔ مرکز کو ان سے بہت زیادہ ہمدردی ہے۔ مگر بیدار قومیں ان ابتلاؤں میں اپنے فرائض کو نظر سے اوجھل نہیں ہونے دیتیں۔ اور اپنی تکلیف کے باوجود اجتماعی ضروریات کو بہرحال مقدم رکھتی ہیں۔ اور یہی وہ جذبہ ہے۔ کہ جب کسی قوم میں پیدا ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس کے لئے مصیبتوں اور ابتلاؤں کا مقابلہ خندہ پیشانی سے کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اور ان کے آگے کوئی مشکل مشکل نہیں رہتی۔ پس ہمارے اراکین کو بھی اس قومی جذبہ سے قومی ضرورت کے پیش نظر اپنی زندگی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ اور قومی ضرورت کو پورا کرنے کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سیلاب زدگان کے لئے کم سے کم وقت میں

چندہ جمع کرکے مرکز میں بھجوائیے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۴ء میں سیلاب زدگان کی امداد کی تحریک فرما چکے ہیں۔ اس تحریک کے نتیجہ میں احباب کی طرف سے اگرچہ چندہ وصول ہونا شروع ہو گیا ہے مگر رفتار وصولی نہایت سست ہے۔ نیز بعض جماعتیں احباب سے وعدے لے کر بھجوا رہی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب جماعت کی اکثریت نے اس تحریک کو اچھی طرح نہیں سمجھا۔ کیونکہ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ خطبہ جمعہ مذکور میں فرماتے ہیں۔

"اگر کوئی شخص غرق ہو رہا ہو۔ تو یہ نہیں ہوتا۔ کہ دیکھنے والا کہے۔ کہ پہلے میں تیراکی کے فن میں مہارت حاصل کر لوں پھر اس غرق ہونے والے کی مدد کروں گا۔ بلکہ اس وقت جس کو بھی تیرنا آتا ہو۔ وہ اس کی مدد کے لئے کود پڑتا ہے۔ اس طرح اس مصیبت میں بھی لمبا وعدہ درست نہیں۔ جو کچھ دینا ہے۔ دس پندرہ دن کے اندر اندر ادا کردو"۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں وہ چندہ سیلاب زدگان کی فراہمی میں پوری محنت اور زور سے کام لیں۔ اور کم از کم وقت میں اس چندہ کا روپیہ جمع کرکے مرکز میں بھجوا دیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۳ء
80

اندرونی جھگڑے

مولوی تمیز الدین خاں صدر دستور ساز اسمبلی پاکستان نے ۱۱ اکتوبر کو "یوم حسین" کے اجتماع میں جو جمعیت العلماء پاکستان کے زیر اہتمام ہوا بطور صدر اجلاس جو تقریر کی اس میں امام حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ ہم اس قربانی سے کیا سبق حاصل کر سکتے ہیں فرمایا:۔

"جو سبق ہم اس قربانی سے سیکھ سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک ایسا ہے جو دنیائے اسلام کے لئے نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ اسلام انسانی آزادی پر اور بنیادی انسانی حقوق کی نگہداشت پر جن کا نوع انسانی کا ہر فرد حقدار ہے سب سے زیادہ زور دیتا ہے۔ قرآن کریم میں استبداد اور بے انصافی کی سخت سے سخت الفاظ میں مذمت کی گئی ہے

خود مختار بادشاہی اور آمریت ایسے طاقتور قدیم ادارے ہیں۔ جن کے ذریعہ انفرادی انسانی آزادی اور بنیادی انسانی حقوق پامال کئے جا سکتے ہیں۔ اور ظلم و استبداد کے دروازے کھولے جا سکتے ہیں۔ اس لئے اسلام ایسے خاص اداروں کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا۔ اور وہ جمہوری حکومت کی تائید کرتا ہے جمہوریت کا اصول قرآن کریم کی اس مشہور آیہ کریمہ میں بیان فرمایا گیا ہے۔ وامرھم شوریٰ بینھم یعنی مسلمانوں کا کام ہے کہ باہم مشورہ سے امور مہمہ سرانجام دیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کی تعلیم کا مجسمہ تھے۔ آپ نے اپنی زندگی میں قرآن کریم کے اس اصول پر عمل فرمایا۔ اور آپ کے بعد آپ کے اولین خلفاء نے بھی ایسا ہی کیا۔ مگر اس کے بعد ہوا و حرص کا تسلط ہو گیا۔ اور یہ جمہوریت کا عظیم اصول پس پشت ڈال دیا گیا۔"

مولوی تمیز الدین صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی عظیم قربانی دے کر اسلام کی جو خدمت ادا کی۔ اس کی قیمت کا شمار نہیں ہو سکتا۔ اسلام کی تاریخ میں یہ زمانہ بڑا نازک تھا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے۔ تو اس سے اسلام کو سخت نقصان ہوتا۔ آپ نے اسلام کو بچانے کے لئے اپنی قربانی دے دی۔

افسوس ہے کہ قربانی کی یہ روح دنیائے اسلام میں بتدریج زوال پذیر ہو رہی ہے۔ اور اسلامی معاشرہ بے تحاشا تنزل کی سیڑھیوں کے نیچے سر کے بل آ رہا ہے۔ ہم پاکستانیوں کو اس کا احساس ہونا چاہیئے۔ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی مثال سے سبق سیکھنا چاہیئے۔ اور اسلام کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیئے۔

مولوی تمیز الدین صاحب نے آخر میں مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے ہر فرقہ و خیال کے مسلمانوں کو اس متحدہ سٹیج پر دعوت دی اور فرمایا کہ تمام مسلمانوں کو متحد ہو جانا چاہیئے اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی تقلید کرنی چاہیئے۔ اگرچہ اسلام کے باہر اس کے کئی دشمن ہیں۔ مگر اس کو سب سے بڑا خطرہ اندرونی اختلافات کی وجہ سے لگا ہے۔ یہ ایسا وقت ہے کہ اسلامی معاشرہ کو اندرونی جھگڑوں سے کنارہ کشی کر کے اپنا گھر درست کر لینا چاہیئے۔

دنیا اس وقت تباہی کے خطرہ سے دوچار ہو رہی ہے۔ اور اگر اسلام اس کو بچانے کے لئے آگے نہ آیا۔ تو اس کا کوئی علاج نہیں۔"

صدر دستور ساز اسمبلی نے اپنی اس تقریر میں جن بعض باتوں پر زور دیا ہے اس قابل ہیں۔ کہ پاکستان کے مسلمان ان پر جتنا غور کریں تھوڑا ہے۔ ان میں سے دو باتیں جو نہایت اہم ہیں یہ ہیں۔ اول اسلام ہر فرد کو پوری پوری آزادی دیتا ہے۔ اور ہر فرد کے بنیادی انسانی حقوق کی نگہداشت کرتا ہے۔ اور ہر ظلم و استبداد کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

جس شخص نے قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی زندگی پر تھوڑا سا بھی غور کیا ہے اس پر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اس بات پر زور دینے میں کسی مبالغہ سے کام نہیں لیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام ہی وہ پہلا دین ہے۔ جس نے انسان کے بنیادی حقوق آزادی ضمیر وغیرہ کو صرف تسلیم ہی نہیں کیا بلکہ بطور ایک اخلاقی اصول کے نہایت مختصر مگر منظم واضح اور جاذب الفاظ میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

یعنے دین میں کوئی جبر نہیں (کیونکہ) ہدایت گمراہی سے ممیز ہو چکی ہے۔ دین ایک وسیع المعنی لفظ ہے۔ اس میں ہر خیال کا تصور آ جاتا ہے۔ سیاست ہو یا دینیات یا انسانیت کا کوئی اور پہلو ہو اسلام ہر فرد کو آزادی ضمیر کا حق دیتا ہے۔

افسوس ہے جیسا کہ مولوی صاحب نے بھی فرمایا ہے۔ ہم نے اسلام کی وراثت کو چھوڑ دیا ہے۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیائے اسلام اس عظیم اصول کو ترک کرنے کی وجہ سے سخت عذابوں میں مبتلا ہے۔ اسلامی ممالک میں ذرہ ذرہ سے اختلاف پر خون ریزی کوئی بات ہی نہیں سمجھی جاتی۔ مصر۔ ایران۔ شرق اردن انڈونیشیا اور خود ہمارے پاکستان میں اسلام کے ان پاکیزہ اور عظیم الشان اصولوں کو بری طرح پامال کیا جا رہا ہے۔ اور زیادہ رنجدہ امر یہ ہے کہ یہ صرف سیاست کے نام پر ہی نہیں۔ بلکہ اسلام کے پاک نام پر بھی کیا جا رہا ہے۔ اسلامی ممالک کی حکومتوں کو گرانے کے لئے اسلام کے نام پر نعرہ بازی کی جاتی ہے۔ عوام کو جو اپنی معیشت کے بوجھ کے تلے دبے ہیں۔ اور جنہیں خود سوچنے کی فرصت نصیب نہیں۔ ان کو ایک دوسرے کے خلاف اکسایا جاتا ہے۔ اور اسلامی ملکوں اور اقوام میں تفریق و تشتت کو ہوا دینا ایک فرقہ وارانہ سوال اٹھا کر بے چینی پیدا کرنا ایک معمول بن گیا ہے۔

یقیناً مولوی صاحب نے انہی حالات کے پیش نظر دوسری قابل غور بات جو فرمائی ہے وہ یہ ہے۔ کہ اسلام کو اس وقت بیرونی دشمنوں سے جو خطرہ ہے۔ اس سے بھی زیادہ خطرہ مسلمانوں کے باہمی اندرونی مناقشات کی وجہ سے لگا ہے۔ آپ نے اسی دردمندی کی وجہ سے مولانا عبدالحامد صاحب کو اس سعی کے لئے مبارکباد پیش کی ہے۔ جو انہوں نے ہر خیال کے مسلمانوں کو ایک سٹیج پر دعوت دیکر فرمائی ہے۔

مولوی صاحب ایک پرانے اور تجربہ کار مسلم لیگی راہنما ہیں۔ آپ اس جدوجہد میں شروع سے شامل رہے ہیں۔ جو قائد اعظم مرحوم نے پاکستان کے حصول کے لئے کی۔ اور آپ کو مسلم لیگ کے اس اصول اتحاد کے اعجاز کا بھی خاص علم حاصل ہے۔ جس سے قائد اعظم مرحوم نے فتح حاصل کی۔ آپ ذاتی تجربہ سے جانتے ہیں کہ اگر قائد اعظم مرحوم ہر خیال کے مسلمان کو ایک متحدہ محاذ پر جمع نہ کر سکتے تو یہ عظیم معجزہ کبھی رونما نہ ہونے پاتا۔ اپنوں اور غیروں کی انتہائی مخالفت کے باوجود قائد اعظم نے اپنی مستقل مزاجی اور اس اصول اتحاد پر سختی سے کاربند ہونے سے ہی مسلمانوں کے لئے یہ وطن جیتا۔

قائد اعظم نے مختلف عناصر کو اس طرح کیمیائی آمیزش سے متحدہ یکجان کر دیا۔ کہ اس جدید اسلامی وطن کا معرض وجود میں آنا ممکن ہو گیا۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں ہے کہ پاکستان کا استحکام بھی اسی عظیم اصول اتحاد کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ اور مولوی صاحب سے زیادہ اس حقیقت سے کون واقف ہو سکتا ہے؟ اس لئے ایسے موقعہ پر جب انہیں پھر ایک بار وہی نظارہ نظر آیا۔ جو مسلمانوں نے قائد اعظم کی قیادت میں دکھایا تھا۔ تو ان کا مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی اور جمعیت العلماء پاکستان کو مبارکباد پیش کرنا ایک قدرتی بات ہے۔

اس سے بڑھ کر قائد اعظم کی زندہ یادگار اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ پاکستان کے اکابر اس اصول کو از سر نو تازہ کریں۔ اور ان میں جو باہمی مناقشات رونما ہونا چاہتے ہیں۔ ان کی ابھی سے جڑ کاٹ کر رکھ دیں۔ تاکہ وہ بڑھ کر اکاس بیل کی طرح کہیں ملک کے باغ کو ہی ویران نہ کر دیں۔

مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی بمبئی میں تشریف آوری

مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا "ایفی" جہاز سے انڈونیشیا تشریف لے جاتے ہوئے ۱۴ اکتوبر کو بمبئی وارد ہوئے۔ بندرگاہ پر احباب جماعت کی معیت میں آپ کا استقبال کیا گیا۔ اور ہار پہنائے گئے۔ اس کے بعد آپ اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ احمدیہ دار التبلیغ "الحق" میں تشریف لائے۔ اس مختصر سے قیام میں آپ نے جناب ڈپٹی ہائی کمشنر آف پاکستان ان انڈیا سے ملاقات فرمائی۔ کیونکہ موخر الذکر بھی انڈونیشیا میں رہے ہیں۔ شام کو آپ کے اعزاز میں ایک دعوت طعام دی گئی۔ جس میں اخباری نمائندگان کو بھی مدعو کیا گیا۔ اس موقعہ پر اخباری نمائندگان کو آپ نے انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے بارہ میں ایک انٹرویو دیا۔ جس کا خلاصہ بمبئی کے ایک موقر اور کثیر الاشاعت اخبار "ہندوستان" کی ۱۷ اکتوبر کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔

محترم شاہ صاحب ۱۵ اکتوبر کو سفر پر روانہ ہو گئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجاہد محترم کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ اور بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے آمین شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ بمبئی

درخواست دعا

مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب مینجر الفضل کے سر کی رسولی کا اپریشن گزشتہ منگل کو ہوا تھا۔ ابھی تک کمزوری بہت ہے۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

عباد اللہ گیانی دفتر الفضل لاہور

"ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ موجودہ عیسائیت اور قدیم عیسائیت میں کوئی مشابہت نہیں ہے"

بائیبل کے محرف و مبدل ہونے کے متعلق ایک کیتھولک مصنف کا کھلا اعتراف

(مسعود احمد)

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان کارناموں میں سے ایک عظیم کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے موجودہ اناجیل کا محرف و مبدل ہونا ثابت کیا۔ اور اس امر پہ پوری وضاحت سے روشنی ڈالی۔ کہ موجودہ اناجیل خدا کا کلام نہیں ہیں۔ چنانچہ آپ نے عیسائی حضرات کو توجہ دلائی۔ کہ خدا کے بے مثل و مانند اور کامل کے کلام میں جن جن نشانیوں کا ہونا ضروری ہے۔ وہ موجودہ اناجیل میں نہیں پائی جاتیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ترجمہ کرنے والے مخلوق پرستی کے جن اعتقادات کی طرف میلان رکھتے تھے۔ ان کے الفاظ بھی اسی طرف جھکتے گئے۔ اور اسی طرح ہر زمانے میں انجیل کی کایا پلٹ ہوتے ہوتے یہ کچھ اور ہی چیز بن گئی (بحوالہ براہین احمدیہ جلد چہارم صفحہ ۳۲۳ طبع ۱۸۸۴ء)

عیسائی مصنفین نے ان خیالات کی پرزور تردید کی۔ اور وہ اس بات پر مصر رہے کہ اناجیل اربعہ اپنی موجودہ شکل میں بھی کلام خدا کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان کا کہنا یہ تھا کہ اگرچہ یہ اناجیل متی۔ مرقس۔ لوقا اور یوحنا کے ذریعہ ہم تک پہونچی ہیں لیکن یہ ایسی تعلیمات پر مشتمل جنہیں مختلف اوقات میں مسیح نے بیان کیا تھا۔ کیونکہ وہ حواری اور ان حواریوں کے وہ شاگرد جنہوں نے بعد میں اناجیل مرتب کیں۔ روح القدس کی تائید و نصرت سے مشرف تھے۔ عیسائی حضرات اس بات کو بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوئے کہ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ انجیل بدلتی چلی آ رہی ہے۔ اور یہ کہ کایا پلٹ ہوتے ہوتے اب یہ کچھ اور ہی چیز بن گئی ہے۔ چنانچہ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنی بعد کی تصانیف میں موجودہ اناجیل کی تضاد بیانیاں اور دیگر قابل اعتراض باتیں نکال نکال کر دکھائیں اور بعض آیات سے ایسے ایسے استدلال کئے کہ جن کے سامنے اپنے موجودہ عقائد کا ٹھہرنا عیسائی حضرات کو ناممکن نظر آنے لگا۔ ان حالات میں بجائے اس کے کہ وہ اپنے عقائد کی اصلاح کی طرف مائل ہوتے انہوں نے اناجیل میں سے وہ آیات ہی حذف کرنا شروع کر دیں۔ کہ جن سے استدلال فرما کر حضور علیہ السلام نے ان کے عقائد پر اعتراضات وارد کئے تھے۔ اس طرح ایک لحاظ سے انہوں نے اپنے دل کو تسلی دے لی۔ کہ اب ہم پر کوئی اعتراض وارد نہ ہو سکے گا۔ حالانکہ انہوں نے اپنے اس اقدام سے خود ہی یہ ثبوت بہم پہنچا دیا کہ انجیل میں نہ صرف پہلے تحریف ہوتی رہی ہے۔ بلکہ اس تحریف کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ اور نہ جانے آئندہ چل کر اس میں ابھی اور کیا کیا تبدیلیاں عمل میں آئیں گی۔

عیسائی دنیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محکم دلائل سے پہلے ہی ہل چکی تھی۔ ادھر جب جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ اور کوشش کے نتیجہ میں دنیا کے کناروں تک تبلیغ اسلام کا ایک وسیع نظام قائم ہوا۔ اور آپ کے بھیجے ہوئے مبلغین اسلام کے ذریعہ انجیل کے محرف و مبدل ہونے کے ان محکم دلائل کی مغربی ممالک میں دور دور تک اشاعت ہوئی۔ تو وہاں ایک تہلکہ مچ گیا۔ اور لوگ ایک عجیب و غریب قسم کے ذہنی خلفشار میں مبتلا ہو گئے۔ عیسائی دنیا یہ دیکھ کر ششدر رہ گئی۔ کہ وہ ایک طرفہ مشکل میں پھنسی ہوئی ہے۔ اس لئے کہ وہ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے استدلال کی تاب نہ لا کر انجیل میں سے بعض آیات حذف کر چکی ہے۔ اور اس طرح اس کے محرف و مبدل ہونے کا تازہ ثبوت بہم پہنچا چکی ہے۔

اس نازک پوزیشن سے بچ نکلنے کے لئے اب جو راہ اختیار کی گئی ہے۔ وہ نئی [illegible] بہت دلچسپ ہے۔ چنانچہ عیسائی دنیا کی طرف سے جو نیا لٹریچر شائع ہو رہا ہے۔ اس میں اس بات پر فخر کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ انجیل ہر زمانے کی ضرورت کے مطابق بدلتی چلی آ رہی ہے۔ اور اس کا محرف و مبدل ہونا ہی اس کے زندہ اور مفید ہونے کی علامت ہے۔ یعنی وہی لوگ جو کسی حال میں بھی یہ ماننے کے لئے تیار نہ تھے کہ

(۱) موجودہ اناجیل خدا کا کلام نہیں ہیں۔

(۲) موجودہ اناجیل مسیح علیہ السلام کی حقیقی تعلیم پر مشتمل نہیں ہیں۔

(۳) موجودہ اناجیل میں تحریف ہوتی چلی آ رہی ہے اور جس کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

اب ڈنکے کی چوٹ یہ اعلان کر رہے ہیں کہ یہ سب باتیں درست ہیں۔ لیکن اس پر ہمیں ندامت محسوس کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ تو فخر کی بات ہے کہ ہماری انجیل بدلتی چلی آ رہی ہے اور حسب ضرورت تحریف سے "مشرف" ہو ہو کر اس بات کا ثبوت بہم پہنچا رہی ہے۔ کہ یہ ایک زندہ کتاب ہے۔ گویا جب بھی اس میں تحریف ہوتی ہے۔ یہ اپنی ایک نئی زندگی کا ثبوت دیتی ہے ۔۔۔ یہ عجیب و غریب باتیں ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے۔ بلکہ مشہور کیتھولک مصنف پروفیسر کارل ایڈم نے انہیں اپنی ایک کتاب میں وضاحت سے بیان کیا ہے وہ لکھتے ہیں:۔

"ہم جو کیتھولک ازم کے ماننے والے ہیں۔ بلا ہچکچاہٹ کسی قسم کی ندامت محسوس کئے بغیر بڑے فخر کے ساتھ اس امر کا اقرار کرتے ہیں، کہ کیتھولک ازم کو صاف صاف اور کلی طور پر قدیم عیسائیت کے مشابہ قرار نہیں دیا جا سکتا جس طرح شاہ بلوط کا عظیم درخت اپنے ننھے سے بیج سے کوئی مشابہت نہیں رکھتا۔ اسی طرح موجودہ کیتھولک ازم کو خود اس انجیل سے بھی مشابہت نہیں دی جا سکتی۔ جو مسیح پر نازل ہوئی تھی۔ دونوں میں کسی قسم کی مشینی (Mechanical) مشابہت نہیں۔ البتہ جو کچھ بھی مشابہت نظر آتی ہے۔ وہ محض نوعی ہے۔ ہم تو اس سے بھی آگے قدم بڑھا کر اعلان کرتے ہیں۔ کہ آج سے ہزاروں سال بعد کیتھولک ازم جہاں تک عقائد، اخلاق، قوانین اور عبادات کا تعلق ہے۔ پہلے کی نسبت بہت زیادہ وسیع اور مختلف النوع حیثیتوں کا حامل ہو گا۔ ظہور مسیح سے پانچویں ہزار [illegible] پیدا ہونے والے مورخ کو یہ معلوم کرنے [illegible] دقت پیش نہیں آئے گی۔ کہ کیتھولک ازم میں ہندوستان چین اور جاپان کے نظریات رسم و رواج اور طور و طریق بھی سموئے جا چکے ہیں۔ اسے کیتھولک ازم واضح طور پر ایک ایسے مرقع کی صورت میں نظر آئے گا۔ کہ جس میں متخالف نظریات الجھے ہوئے ہوں گے اور یہ بھی صحیح کیتھولک ازم متخالف نظریات کا ہی ایک مجموعہ ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ نظریات باہم متضاد بھی ہوں۔ مسیح کی انجیل زندہ انجیل ہی نہ قرار پاتی۔ اور جو بیج اس نے بکھیرا تھا وہ زندہ بیج ہی متصور نہ ہوتا۔ اگر وہ وہی ننھا سا بیج ہوتا جو ۳۳ عیسوی میں تھا یا وہ زمین میں جڑ نہ پکڑتا۔ اور خارجی عناصر اور مواد کو اپنے اندر جذب کر کے ایک بڑے درخت کی شکل اختیار نہ کرتا کہ فضا میں اڑنے والے پرندے اس میں بسیرا کر سکیں"۔[1]

یہ حوالہ کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ کیونکہ یہ اپنی تشریح آپ ہے۔ اس میں ان تمام اعتراضات کا اقرار کیا گیا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے موجودہ اناجیل پر وارد کئے تھے لو القرار یہی گیا ہے پورے فخر کے ساتھ عیسائی دنیا کی یہ بے بسی اس زمانہ میں احمدیت کی عظیم الشان فتح پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ عیسائی مصنفین جن باتوں کی تردید کرتے چلے آ رہے تھے۔ وہ اب انہیں تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ لیکن طریق یہ نیا اختیار کیا ہے۔ کہ وہ اپنی خرابیوں کو جن پر صدیوں سے پردہ ڈالتے چلے آ رہے تھے اب فخر کا موجب قرار دے رہے ہیں۔ اگر واقعی یہ نقائص فخر کا درجہ رکھتے تھے۔ تو پہلے ان کی تردید میں زور قلم کیوں صرف ہوتا رہا؟ اور کیوں ان خیالات کی تردید کی جاتی رہی۔ کہ انجیل محرف و مبدل ہونے کے باعث اب کچھ اور ہی روپ اختیار کر چکی ہے۔ اور اسے کلام خدا کا درجہ حاصل نہیں ہے۔

پھر یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ کیا عیسائی مصنفین یہ انوکھا طریق اختیار کر کے عیسائیت کو ان اعتراضات کی زد سے بچا سکتے ہیں۔ جو محرف و مبدل ہونے کی وجہ سے اس پر وارد ہوتے ہیں۔ یہ کھلا اقرار تو ایسا ہی ہے۔ جیسے کوئی شخص ناک پر سے مکھی اڑانے کی بجائے جڑ سے ناک ہی کاٹ لے۔ اور دل میں یہ سمجھ بیٹھے کہ ہم نے وہ اڈا ہی اڑا دیا جس پر مکھی بیٹھی تھی۔ عیسائی مصنفین کا یہ طرز عمل انہیں اور زیادہ مورد الزام ٹھہراتا ہے۔ اس لئے کہ وہ خدا کا کلام بھی عجیب ہے۔ کہ جو نعوذ باللہ اپنی ابتدائی حالت میں اس قدر ناقص تھا۔ کہ اس میں تحریف کر کر کے خود انسانوں کو اسے مکمل کرنا پڑا؟ کیا نعوذ باللہ خدا نے اپنا کلام اس لئے نازل کیا تھا۔ کہ میں تو اسے کامل بنا نہیں سکا۔ اب انسان ہی اسے نقص سے پاک کریں گے؟ اگر بندوں ہی نے اسے بدل بدل کر کچھ سے کچھ بنانا تھا تو پھر خدا نے اسے ابتداء نازل ہی کیوں کیا؟ کیوں اس نے لوگوں کے جبر و اختیار پر اس امر کو نہ چھوڑ دیا۔ کہ وہ خود اپنے لئے ہدایت نامہ تیار کر کے اس پر عمل پیرا ہوتے رہیں؟ الغرض اعتراضات کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ جو عیسائی مصنفین کی اس نئی روش پر وارد ہوتا ہے۔ اور جس کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔

پھر اس سے ایک اور امر بھی واضح ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ایسی صورت میں کہ عیسائی حضرات اپنی کتاب کو بدلتے چلے جا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ بقول پروفیسر کارل ایڈم موجودہ انجیل اور مسیحؑ کی اصل انجیل میں کوئی مشابہت بھی باقی نہ رہے۔ تو پھر وہ کس منہ سے اپنے آپ کو مسیحؑ کا پیرو قرار دے سکتے ہیں۔ اور کس برتے پر یہ توقع رکھ سکتے ہیں۔ کہ مسیح انہیں اپنا قرار دے۔ اور ان کے لئے خدا سے بخشش طلب کرے؟ جب تحریف کا یہ عالم ہو۔ کہ عیسائی عیسائی نہ رہیں۔ اور ان میں اور مسیح کی لائی ہوئی عیسائیت میں کوئی مشابہت ہی نظر نہ آئے۔ تو پھر اگر مسیح اپنی آمد ثانی میں انہیں اپنا نہ گردانے اور خود یہ بھی اسے شناخت کرنے کے قابل نہ ہوں۔ تو تعجب بے محل ہے۔

[1] "The Spirit of Catholicism" by Prof. Karl Adam as reproduced by H. G. Wells in the Outlook for Homo Sapiens, page 285

احادیث کو محفوظ رکھنے کے متعلق صحابہ کرام رضؓ کی جد وجہد

احادیث گو موجودہ شکل وصورت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے ایک عرصہ بعد مدون ہوئی ہیں۔ مگر اس بناء پر ان کو ساقط الاعتبار قرار نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ صحابہؓ کو احادیث محفوظ رکھنے کی خاص طور پر نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ اور خود صحابہؓ کی یہ کیفیت تھی۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات سننے کے اس قدر مشتاق اور دلدادہ تھے۔ کہ اس راہ میں انہیں کسی قسم کی صعوبت کی بھی پروا نہیں ہوا کرتی تھی۔ اس کی بڑی وجہ تو یہ ہے۔ کہ خود قرآن کریم نے مسلمانوں کو یہ ہدایت دی۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کریں۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول یعنی اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسولؐ کی بھی۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ ویغفرلکم ذنوبکم اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو لوگوں سے کہدے کہ اگر تم اللہ تعالےٰ کے محبوب بننا چاہتے ہو۔ تو اس کا طریق یہ ہے۔ کہ میری اطاعت کرو۔ اور اللہ تعالےٰ تم سے محبت کرنے لگ جائیگا۔ اور وہ تمہارے گناہوں کو بخش دیگا۔

ایک اور مقام پر فرماتا ہے۔ ولکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ کہ تمہارے لئے ہمارا رسول بہترین اسوہ ہے۔ تم ہر کام کرتے وقت یہ دیکھ لیا کرو۔ کہ وہ ہمارے رسولؐ کے اسوہ کے مطابق ہے یا نہیں۔ اگر ہو تو وہ درست ہوگا۔ اور اگر نہ ہو۔ تو غلط ہوگا۔ قرآن کریم کی ان ہدایات کا لازمی نتیجہ یہ تھا۔ کہ صحابہؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر نقل وحرکت کو بغور دیکھتے۔ آپؐ کی باتوں کو سنتے۔ اور ان کے مطابق اپنے اعمال کو ڈھالتے۔

پس بڑی وجہ احادیث کے محفوظ ہونے کی یہی قرآنی ہدایت تھی۔ جس کا مختلف پیرائوں اور مختلف رنگوں میں قرآن کریم میں ذکر آتا ہے۔ پھر صحابہؓ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات سے جو عشق تھا۔ اس کی وجہ سے بھی انہوں نے آپ کے کلام کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھا۔ اور پھر اپنے دوستوں عزیزوں اور رشتہ داروں کے سینوں میں اسے منتقل کیا۔ تاکہ وہ کلام محفوظ ہوجائے۔ اور زمانہ کے حوادث اس کو مٹانے پر قادر نہ ہوسکیں۔ صحابہ کرامؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات سے جو عشق تھا۔ اس کی یہ کیا ہی ایمان افروز مثال ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد میں وعظ فرما رہے ہیں۔ مسجد کا صحن لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا ہے۔ بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے ہمہ تن گوش بن کر آپ کا وعظ سن رہے ہیں۔ اور کچھ کناروں پر کھڑے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو محسوس ہوا۔ کہ کناروں پر کھڑے ہونے والوں کے پیچھے بھی کچھ لوگ ہیں۔ جن کے کانوں تک بوجہ ان کے کھڑے ہونے کے آواز نہیں پہنچ سکتی۔ اس لئے آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ وہ تو بیٹھ ہی گئے۔ مگر عین اسی وقت ایک صحابیؓ جو مسجد کی طرف آرہے تھے۔ یہ آواز ان کے کان میں بھی پہنچ گئی۔ کہ بیٹھ جاؤ۔ اب بظاہر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم انہی لوگوں کے لئے تھا۔ جو مسجد کے کناروں پر کھڑے تھے۔ مگر جہاں عشق ہو وہاں انسان اس قسم کی تاویلات سے کام نہیں لیتا۔ اس صحابی نے یہ نہیں سوچا۔ کہ یہ حکم مجھے تو نہیں ملا۔ مسجد میں کھڑے ہونے والوں کو ملا ہے۔ انہوں نے یہ بھی خیال نہیں کیا۔ اگر میں یہیں بیٹھ گیا۔ تو لوگ مجھے کیا کہیں گے۔ وہ بیٹھ گئے۔ اسی گلی میں جس میں وہ آرہے تھے۔ اور انہوں نے بیٹھے بیٹھے مسجد کی طرف گھسکنا شروع کردیا۔ ایک بچہ اگر ایسی حرکت کرے۔ تو کچھ معیوب نہیں سمجھی جاتی۔ مگر ایک بڑی عمر کا آدمی جو اپنی قوم میں معزز ہو۔ وہ گلی میں بیٹھ کر گھسکنا شروع کردے۔ تو لوگوں کا حیران ہونا ایک طبعی امر تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایک شخص جو پاس سے گزر رہا تھا۔ اس نے حیرت سے اس صحابی کی طرف دیکھ کر کہا۔ تمہیں کیا ہوگیا۔ کہ تم اس طرح گھسٹتے ہوئے جارہے ہو۔ انہوں نے جواب دیا۔ میں ابھی اس گلی میں سے گذر رہا تھا۔ کہ میرے کانوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ آواز آئی۔ کہ بیٹھ جاؤ۔ میں نے سمجھا۔ نامعلوم مسجد پہنچتے پہنچتے میں زندہ بھی رہوں یا نہ۔ اس لئے میں یہیں بیٹھ گیا۔ کیونکہ میں ڈرا۔ کہ اگر میں مسجد میں پہنچنے سے پہلے مرگیا۔ اور میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس حکم کی تعمیل نہ کی۔ تو خدا کو کیا جواب دوں گا۔ یہ وہ عشق تھا۔ جو صحابہؓ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات سے تھا۔ اور جس نے ان کو آپ کی باتیں سننے کے لئے ہر قسم کی قربانی پر آمادہ کردیا۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کا واقعہ بھی کچھ کم ایمان افزا نہیں۔ وہ ایک غریب اور نادار انسان تھے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باتیں سننے کا انہیں اس قدر شوق تھا۔ کہ انہوں نے مسجد میں آکر ڈیرا لگادیا۔ اور رات دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دروازے پر پڑے رہتے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کسی وقت باہر تشریف لاکر کوئی بات کریں۔ اور وہ اس کے سننے سے محروم رہ جائیں۔ یہ مجاہدہ نہایت ہی کٹھن تھا۔ بالخصوص اس وجہ سے کہ ان کے گذارے کا کوئی انتظام نہ تھا کچھ عرصہ تو ان کے ایک بھائی انہیں کھانا پہنچاتے رہے۔ مگر بالآخر وہ بھی دستکش ہوگئے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضؓ کو فاقے آنے شروع ہوگئے حضرت ابوہریرہ رضؓ خود بیان فرماتے ہیں۔ کہ بعض دفعہ مجھے سات سات وقت کا فاقہ ہوجاتا۔ اور ضعف کے مارے میں بیہوش ہوکر گر جاتا۔ لوگ یہ سمجھتے کہ مجھے مرگی کا دورہ ہوگیا ہے۔ اور عرب میں دستور تھا۔ کہ جب مرگی کا دورہ ہوجاتا۔ اس کے سر پر جوتیاں مارا کرتے تھے۔ اس دستور کے مطابق وہ حضرت ابوہریرہ رضؓ کو بھی جوتیاں مارتے۔ حالانکہ وہ شدت بھوک کی وجہ سے بیہوش ہوجایا کرتے تھے۔ نہ کہ مرگی کی وجہ سے۔ مگر اس قدر تکالیف کے باوجود ان کے پائے استقلال میں جنبش نہ آئی۔ اور انہوں نے مسجد کو نہ چھوڑا۔ محض اس لئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کوئی بات سننے سے وہ محروم نہ رہ جائیں۔

غرض قرآن کریم کی یہ ہدایت کہ مسلمانوں کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمونہ ہیں۔ اور انہیں اللہ تعالےٰ کا قرب اسی صورت میں حاصل ہوسکتا ہے۔ جب وہ آپ کی کامل متابعت کریں۔ اور پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے صحابہ رضؓ کا بے مثال عشق ان دونوں باتوں نے مجموعی طور پر یہ اثر پیدا کیا۔ کہ صحابہ رضؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو زیادہ سے زیادہ محفوظ رکھتے تھے۔ اور کوشش کرتے تھے۔ کہ ان باتوں کو دوسروں تک پہنچائیں۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ان باتوں کو محفوظ رکھنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ بخاری میں روایت آتی ہے۔ کہ جب قوم عبدالقیس کا وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپؐ نے انہیں نماز۔ روزہ۔ اور زکوٰۃ وغیرہ احکام اسلام بتائے۔ تو بعد میں فرمایا۔ احفظوہ واخبروا من وراءکم۔ ان باتوں کو خوب یاد رکھو۔ اور جو لوگ یہاں نہیں آسکے۔ ان کو یہ باتیں پہنچا دو۔ (بخاری کتاب العلم باب تحریض النبی صلے اللہ علیہ وسلم وفد عبد القیس علی ان یحفظوا الایمان والعلم ویخبروا من وراءھم جلد ا صفحہ ۱۹)

اسی طرح مالک بن حویرثؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ قال لنا النبی صلے اللہ علیہ وسلم ارجعوا الیٰ اھلیکم فعلموھم۔ اپنے گھروں کو واپس جاؤ اور لوگوں کو وہ باتیں جو میں نے تمہیں بتائی ہیں۔ سکھاؤ۔

احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپؐ بات کو صحت کے ساتھ دوسروں تک پہنچانے کی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ترمذی ابواب العلم باب ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع میں ایک صحابی روایت کرتے ہیں سمعت رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلمؐ یقول نضر اللّٰہ امرًا سمع منا شیئًا فبلغہ کما سمعہ فرب مبلغ اوعیٰ من سامع (ترمذی جلد۲) کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کو سرسبز وشاداب کرے۔ جس نے ہم سے کوئی بات سنی۔ اور پھر اس نے بعینہٖ دوسروں تک پہنچادی۔ کیونکہ بعض لوگ جن کو باتیں پہنچائی جاتی ہیں۔ وہ سننے والوں سے زیادہ محفوظ رکھنے والے ہوتے ہیں۔

اسی طرح بخاری میں آتا ہے۔ حجۃ الوداع میں جب آپؐ خطبہ پڑھ چکے۔ تو اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ الا لیبلغ الشاھد الغائب فلعل بعض من یبلغہ ان یکون اوعیٰ من بعض من سمعہ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۵۷ باب حجۃ الوداع) کہ چاہیئے۔ تم میں سے ہر شخص جو اس وقت موجود ہے۔ میری باتیں ان لوگوں کو پہنچا دے۔ جو غائب ہیں۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص یہ باتیں ایسے شخص تک پہنچا دے۔ جو شاہد کی نسبت بات کو زیادہ محفوظ رکھنے والا ہو۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس امر کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ کہ آپ جو کچھ فرمائیں۔ صحابہ رضؓ اسے بلاکم وکاست دوسروں تک پہنچا دیں۔ اور اس طرح وہ علم دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلے۔ جو خدا نے آپ کے ذریعہ نازل فرمایا ہے۔

دعائے مغفرت

(۱) شیخ حیدر علی صاحب جو کہ باٹا پور اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں اکاونٹنٹ تھے۔ وہ تین ماہ بیمار رہنے کے بعد کل بروز جمعرات بتاریخ ۱۲ اکتوبر صبح تین بجے میوہسپتال میں وفات پاگئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر بائیس تیئس سال کی تھی۔ احباب ان کی دعائے مغفرت اور ان کے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(۲) برادرم مرزا محمود بیگ صاحب آف مالیرکوٹلہ حال صدر شاہ پور کا جوان سالہ بچہ اعجاز احمدؐ بعمر ۱۸ سال مورخہ ۱۸/۱۰/۵۰ کو بوقت ساڑھے تین بجے شب چند روز بیمار رہ کر وفات پاگیا۔ مرحوم شریف النفس اور نیک اطوار بچہ تھا۔ گورڈن کالج راولپنڈی میں الیف۔ ایس سی سیکنڈ ایر میں تعلیم حاصل کررہا تھا۔ کم گو اور ذہین بچہ تھا۔ مرحوم کے جنازہ پر صرف چار احباب ہی شریک ہوئے۔ احباب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور مرحوم کے پسماندگان کے لئے بھی دعا فرماویں۔ خاکسار سید نعمت علی بھیرہ۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ روزنامہ الفضل روزانہ خود خرید کر پڑھے۔

جماعت اسلامی کے رویّہ پر روزنامہ نوائے وقت کا تبصرہ

جماعت اسلامی کے صالحین کا ترجمان فضل الرحمٰن نو دالا مین حسبقہ سے خفیہ ساز باز کے بعد کچھ ایسا اکھڑا ہے۔ کہ ایک جھوٹ کو نباہنے کی خاطر غریب کو اب نت نئے جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ ابھی اس فارمولا پر بحث ہو رہی تھی کہ مجوزہ آئین اسلامی بھی ہے اور غیر اسلامی بھی۔ اور چونکہ تھوڑا سا غیر اسلامی ہے اس لئے اسلامی ہے۔ چونکہ اسلامی ہے۔ لہٰذا ہم اس کے حامی ہیں مگر ساتھ ہی یہ آئین غیر اسلامی بھی ہے۔ مگر چونکہ اسلامی بھی ہے.....

پھر نہ جانے کیوں بعض معترضین نے دکھتی رگ کو چھیڑ دیا۔ اور یہ یاد دلا دیا۔ کہ مولوی صاحب آپ نے تو کشمیر کے جہاد کو بھی غیر اسلامی قرار دے دیا تھا۔ بلکہ پاکستان کی تحریک کی بھی آپ اسی بنا پر مخالفت کر رہے تھے۔ کہ وہ آپ کے قول کے مطابق ایک غیر اسلامی تحریک تھی۔ اس پر مولوی ترجمان صالحین نے قسم کھا کر کہا ہے۔ کہ ہم پر کشمیر کے جہاد اور تحریک پاکستان کی مخالفت کا الزام لگانے والے جھوٹ بولتے ہیں۔

ہم مولوی صاحب کے اس بیان کے متعلق بھی اس کے سوا اور کیا کہیں کہ

لعنت اللہ علی الکاذبین!

کشمیر کے جہاد کا قصہ تو کچھ پرانا نہیں۔ ابھی تک اس کی تفصیل سب کے ذہن میں تازہ ہے۔ اور سب کو معلوم ہے کہ صالحین کی جماعت کی روش جہاد کشمیر کے بارہ میں کیا تھی۔ تحریک پاکستان کے متعلق جماعت صالحین شاید اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ لوگ ان کا رول بھول گئے ہیں۔ لہٰذا تحریک پاکستان کی مخالفت میں حضرت مولانا مودودی کی بے شمار تحریروں اور تقریروں میں سے صرف ایک تقریر کا محض اقتباس حاضر ہے۔

ٹونک میں کسی نے مولانا سے پوچھا تھا۔ کہ تحریک پاکستان مسلمانوں کی قومی تحریک ہے۔ آپ کے معیار کے مطابق یہ سراسر اسلامی تحریک نہ سہی۔ بہرحال مسلمانوں کی تحریک تو ہے مسلمانان ہند کو ہندوؤں اور انگریزوں کے دوہرے غلبہ سے نجات دلانے کی خاطر کیوں نہ اس وقت ان کے مقابلہ پر مسلمانوں کی اس تحریک کا ساتھ دیا جائے؟

مولانا مودودی کا جواب لفظ بلفظ درج ذیل ہے۔

"ان سوالوں کا واضح مطلب یہ ہے۔ کہ موجودہ حالات میں مسلمانوں کی اس قومی تحریک کا ساتھ دیا جائے اور جب یہ حالت ختم ہو جائے۔ تو پھر ان کا ساتھ چھوڑ دیا جائے۔ کیونکہ آپ سے بھی تو خود سائل صاحب بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ مسلم لیگ کی تحریک پاکستان تحریک سراسر غیر اسلامی ہے۔ مگر میں ان کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ جس قسم کے حالات دیکھ کر وہ ہم سے اس وقت یہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ ایسے حالات کبھی ختم نہ ہوں گے۔ مسائل پر مسائل پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ اور ہر مسئلہ پہلے مسئلہ سے شدید تر ہوگا۔ اور آپ کہیں بھی لکیر نہیں کھینچ سکیں گے کہ فلاں حد تک تو ہم ان قومی تحریکوں کا ساتھ دیں گے۔ یہ تو ہے اس سوال کا ایک رخ۔ دوسرا رخ جو اس سے کہیں زیادہ قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ جب آپ ایک تحریک کو غیر اسلامی مان رہے ہیں۔ تو پھر کس منہ سے ایک مسلمان سے یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اس کا ساتھ دیا جائے۔ جن مسائل اور مصائب کا اس قدر دونا رویا جا رہا ہے۔ یہ مسائل اور مصائب سرے سے پیدا ہی نہ ہوتے۔ اگر مسلمان اسلام کے فی الواقع سچے نمائندے ہوتے۔ اور اگر مسلمان اب بھی سچے مسلمان بن جائیں۔ تو آج ہی یہ سارے مسائل ختم ہو جائیں گے۔ یہ لوگ ہندوستان کے ایک ذرا سے کونے میں پاکستان بنانے کو اپنا انتہائی مقصد بنائے ہوئے ہیں۔ لیکن اگر یہ فی الواقع خلوص قلب سے اسلام کی نمائندگی کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ تو سارا ہندوستان پاکستان بن سکتا ہے۔ اسلام کی لڑائی اور قومی لڑائی ایک ساتھ نہیں لڑی جا سکتی۔ اگر لوگ اسلام اور اسلامی طریق کار کو اپنی خواہشات نفس کے خلاف پا کر ان کو ترک کر دینا چاہتے ہیں۔ تو ہیر پھیر کے راستوں کی بجائے صاف صاف کیوں نہیں کہتے۔ کہ اللہ اور رسول کے کلام کو چھوڑیئے اور ہمارے نفس کے کام ہی دے لیجیئے"۔ (تقریر مودودی صاحب ٹونک ۱۷۔۱۸ اپریل ۱۹۴۷ء)

کیا فرماتے ہیں مولوی صاحب عثمان بیچ اس مسئلہ کے کہ یہ پاکستان کی غیر مبہم مخالفت تھی یا نہیں؟

مولانا ابوالکلام آزاد۔ مولانا حسین احمد مدنی۔ ڈاکٹر محمود۔ مولانا حفظ الرحمٰن۔ ڈاکٹر کچلو۔ یہ سبھی بزرگ تحریک پاکستان کے مخالف تھے۔ اور اگرچہ ان میں سے کوئی بھی جماعت اسلامی کے معیار صالحیت پر پورا نہیں اترتا۔ مگر یہ اصحاب اتنے با اصول ضرور تھے کہ جب ان کی مخالفت کے باوجود پاکستان بن گیا۔ تو یہ ہندوستان ہی میں رہے۔ اور اب تک وہیں ہیں۔ اور اپنی سمجھ اور فہم کے مطابق مسلمانان ہند کی خدمت کر رہے ہیں۔ مگر "ہندوستان کے ایک ذرا سے کونے میں پاکستان بنانے" کے مخالف اور "سارے ہندوستان کو پاکستان بنا دینے" کے داعی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے جب یہ دیکھا۔ کہ ان کی صریح مخالفت کے باوجود پاکستان قائم ہو چکا ہے۔ تو ہندوستان سے بھاگے اور پاکستان آ پہنچے۔ اگر صالحین اتنے ہی مخلص اور ثابت قدم اور اصول پرست ہیں۔ تو یہ مولانا مودودی اور مولانا اصلاحی اور مولانا نعیم صدیقی کو اپنے اصلی وطن ہندوستان میں بیٹھنا اور مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا حفظ الرحمٰن کی طرح مسلمانان ہند کی خدمت کرنا چاہیئے تھا۔ یہ کیا کہ پاکستان بنتے ہی ہندوستان سے بھاگے اور پاکستان چلے آئے۔ اور اب پاکستان ہی کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہیں۔ آخر یہ بزرگ سارے ہندوستان کو پاکستان بنانے کے مقدس مشن کو پایہ تکمیل

سینما کے بد اثرات بچوں پر

سینما موجودہ زمانہ کی قباحتوں میں سے ایک بہت بڑی قباحت اور تہذیب یورپ کی لعنتوں میں سے ایک خاص لعنت ہے۔ کوئی سلیم الفطرت اور سمجھدار انسان اس حقیقت کا انکار نہیں کر سکتا۔ کہ موجودہ زمانہ میں سینما ایک مصیبت ہے۔ جو علاوہ اسراف اور ضیاع مال کے بچوں، نوجوان مردوں اور عورتوں کے لئے سم قاتل کا حکم رکھتی ہے۔ اور اس امر کا اقرار و اعتراف وہ لوگ بھی کرتے رہتے ہیں۔ جنہوں نے اپنی عمریں اسی دشت کی سیاحی میں گذار دیں۔ اخبار "ریاست" میں "سینما اور ہمارے بچے" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ سینما سے بڑھ کر بچوں کے لئے اور کوئی مخرب اخلاق شے نہیں ہے۔ مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں:۔

"ماہرین علم النفس کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ عورتیں اور بچے فطرتاً ہر اثر کو جلدی قبول کرتے ہیں۔ اور جن مناظر کو شوق سے دیکھا جائے ان کا اثر دماغ پر بہت دیر تک رہتا ہے۔ بچہ فطرتاً تصویروں کا دلدادہ ہے۔ اور قوت باصرہ کے ذریعہ جو کچھ دیکھتا ہے۔ دماغ میں محفوظ کر لیتا ہے۔ ایک طرف تو ماہرین تعلیم یہاں تک قائل ہیں۔ کہ زبان سکھلانے کے لئے بچوں کو غلط فقرات دے کر درست نہ کرائے جائیں۔ بلکہ شروع میں ہی درست فقرات سکھائے جائیں اور ادھر ہمارے سینما قوم کے نونہالوں کے سامنے حسن و عشق کی ایمان سوز تصویریں پیش کرتے ہیں۔ ننھے ننھے دلوں کو عشق محبت کی تلخ حقیقتوں سے آگاہ کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ ناشائستہ الفاظ بھی بچوں کی قوت سامعہ کے نرم و نازک عصبی مراکز تک پہنچتے ہیں۔ عیاریاں، مکاریاں، بدمعاشیاں اور شراب خوریاں دکھانے کے بعد خیر کی فتح شر پر دکھائی جاتی ہے۔ جو بچوں کے لئے سب سے اہم چیز ہے۔ کیونکہ وہ ہر منظر کو علیحدہ علیحدہ چیز سمجھ کر دیکھتا ہے۔"

اس کے بعد عمر کے لحاظ سے بچوں کے سینما میں جانے کے متعلق اجازت اور غیر موزوں فلموں کو دیکھنے کے لئے جو روک تھام اور تدابیر متعدد غیر ممالک میں کی جاتی ہے۔ اس کا ذکر کیا ہے۔ اور پھر سینما سے جو بد اثرات اور مجرمانہ افعال سرزد ہوتے ہیں۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "۱۹۳۵ء میں ملک جاپان کی سیٹرو پالیٹن پولیس نے ۸۵۵۴ بچوں کو چھوٹے چھوٹے جرائم کا ارتکاب کرنے پر گرفتار کیا۔ علم النفسیات کے ماہرین نے ان بچوں کی نفسیات کا مطالعہ کر کے فیصلہ دیا۔ کہ انہوں نے صرف جذبات سے متاثر ہو کر ایسا کیا۔ اور ایسے جذبات فقط سینما کے مناظر دیکھنے سے پیدا ہوئے۔ بیس لڑکوں نے خیانت کی۔ نو لڑکیوں نے جوا کھیلا۔ اٹھارہ لڑکوں اور پانچ لڑکیوں نے مکانوں کو آگ لگائی۔ اور فقط اس وجہ سے کہ انہوں نے پردہ سینما پر یہ افعال ہوتے ہوئے دیکھے تھے۔

امریکہ میں ایک ہفتہ میں ستر لاکھ نفوس سینما جاتے تھے۔ جن میں تئیس لاکھ ۲۱ برس کے نوجوان ہوتے تھے۔ جن کے دلوں سے سینما کے اثرات اور اس کی تعلیم کو نیست و نابود کرتے تھے"۔

ان شمار و اعداد سے ظاہر ہے۔ کہ سینما سے کیا کیا بد اثرات پیدا ہوتے اور کیا کیا جرائم سرزد ہوتے ہیں۔ اور عوام کی تمدنی۔ معاشرتی اور مذہبی و سیاسی حالات کا کس طرح خون کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد مضمون نگار صاحب نے بچوں کے سینما دیکھنے کے علل و اسباب بیان کرتے ہوئے یہاں تک لکھا ہے۔ کہ والدین اساتذہ اور ملک کے دوسرے اہل الرائے اصحاب اس کے خلاف ایجی ٹیشن کریں۔ اور متفقہ طور پر آواز بلند کی جائے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"اساتذہ اور ہیڈ ماسٹر صاحبان اور دیگر اہل درد فلم ساز کمپنیوں اور منیجروں سے اپیل کریں۔ کہ وہ نونہالان وطن کو اس لعنت سے بچائیں۔ ایسوسی ایشنیں قائم ہوں اور ملک میں آواز بلند کی جائے"۔

آج تک کیوں نہیں پہنچاتے؟

آج میں معاصر "زمیندار" کے شاعر خاص کا ایک قطعہ جماعت اسلامی کی خدمت میں نذر ہے۔

اک مولوی سے میں نے یہ پوچھا کہ محترم
دستور نو کے بارے میں اب کیا خیال ہے؟
میرا سوال سن کے وہ کچھ جھینپ سے گئے
بولے کہ بھائی آپ کا ٹیڑھا سوال ہے۔
کوا حرام ہوتا ہے لیکن جناب من
آغا تقی کے باغ کا کوا حلال ہے

معاصر شاید یہ شکایت کریگا کہ زمیندار نے بھی اس کا ذکر مذمت کے انداز میں کیا مگر "زمیندار" کو بھی یہی مجبوری درپیش ہے۔ کہ مولانا ظفر اللہ عزیز تو نکال دیئے گئے اب مزاحیہ کالم ہی میں ذکر کیا جا سکتا ہے۔ کسی دوسرے کالم میں نہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

۱۴۰۴۳ میں محمد عاشق ولد ملک محمد بخش لوڑکا پیشہ ملازمت عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن شریف آباد ڈاک خانہ بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدر آباد سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/ ۹/ ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد نقد رقم مبلغ ۳۸۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ ملازمت بیلداری مبلغ ۴۰/- روپیہ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد عاشق گواہ شد پیر محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بشیر آباد۔ گواہ شد احمد دین برادر حقیقی موصی۔

۱۴۰۴۶ میں اقبال بیگم زوجہ چوہدری نصر اللہ خاں صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ظفر آباد ڈاک خانہ بشیر ضلع حیدر آباد سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/ ۹/ ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۵۰۰/- روپیہ جو کہ خاوند سے بذریعہ زیور طلائی وصول کر چکی ہوں زیور طلائی وزن پانچ تولہ قیمت ۵۰۰/- روپیہ نقد ۳۰۰/- روپیہ کل میزان ۸۰۰/- روپیہ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ:۔ اقبال بیگم گواہ شد بابا منشی محمد دین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد ملک نصر اللہ خاں خاوند موصیہ۔

۱۴۰۴۸ میں سردار بیگم زوجہ بشیر احمد قوم احمدی پیشہ دوکانداری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کرونڈی ڈاکخانہ خاص ریاست خیر پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷/ ۹/ ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ریلاں طلائی دو ایک انگوٹھی طلائی قیمتی مبلغ ۵۲۴ روپے جو میرے خاوند نے مجھے میرے مہر کے عوض دے دی ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ میرے مرنے کے بعد ہوگی۔ العبد سردار بیگم گواہ شد چوہدری بشیر احمد گواہ شد شریف احمد نشان انگوٹھا

۱۴۰۵۰ میں عبد الرحمن ولد مستری جمیل قوم گل پیشہ ترکھان عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن ظفر آباد اسٹیٹ ضلع حیدر آباد سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/ ۹/ ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ آمد سالانہ مزدوری ترکھان ۲۴۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد عبد الرحمن موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد لطیف احمد۔ گواہ شد سراج دین باجوہ۔

۱۴۰۵۱ ۔ میں عائشہ بی بی زوجہ امام الدین صاحب قوم راجپوت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/ ۹/ ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت ۵۰۰/- روپیہ میرے پاس ہے۔ اور ڈنڈیاں قیمتی پچاس روپے۔ کل جائیداد ۵۵۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر مزید کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا عائشہ بی بی گواہ شد احمد علی سائیکل ڈیلر ربوہ۔ گواہ شد نشان انگوٹھا امام دین ساکن ربوہ۔

۱۴۰۵۵ میں چوہدری نواب خاں ولد چوہدری نتھے خاں قوم جٹ باجوہ پیشہ زراعت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۷ء ساکن ظفر آباد ڈاک خانہ بشیر آباد ضلع حیدر آباد سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/ ۹/ ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری حسب ذیل جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ واقع موضع کھوکھو والی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ہے۔ اراضی بارانی رقبہ ۸ بیگھے ہے۔ جس میں سے تین بیگھہ مبلغ ۱۷۰/- روپیہ میں رہن ہے۔ باقی ۵ بیگھے اراضی قبضہ میں ہے۔ جس کی قیمت ۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ نیز میرے مرنے کے وقت اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد چوہدری نواب خاں نشان انگوٹھا۔ گواہ شد سراج دین باجوہ۔ گواہ شد چراغ دین فرزند موصی نشان انگوٹھا۔

تل ابیب ۲۳ اکتوبر: اسرائیلی حکومت نے مصر پر الزام لگایا ہے۔ کہ وہ اسرائیل کے اس تجارتی جہاز کی نقل و حرکت کو نہر سویز کے راستے سے کم حیثیتی کرنے کی کوشش کر رہی ہے جو گذشتہ مہینے نہر سویز میں گرفتار کر لیا گیا تھا مصری حکومت نے اس جہاز کے عملے کے دس ارکان کو بھی گرفتار کر رکھا ہے اسرائیل کی وزارت خارجہ نے مشترکہ عارضی صلح کمیشن کے ہنگامی اجلاس میں عائد کئے گئے مصری منصوبے اس حادثے پر غور کرنا مقصد کی گئی ہے۔

نومبر ۱۹۵۴ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

قیمت اخبار وقت سے قبل بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ قیمت وقت پر آجائے۔ تو اخبار باقاعدہ ارسال خدمت کیا جا سکتا ہے وی۔پی کی انتظار نہ فرمایا کریں۔ اس میں آپ کو نقصان ہے وی پی کے ذریعہ قیمت وقت پر نہیں ملتی۔

۱۰۷۴ منشی سلطان عالم صاحب ۹ نومبر ۱۹۵۴ء
۶۷۲۶ ماسٹر حبیب الرحمن صاحب ۳ " "
۸۸۷۰ مبارک احمد صاحب ۱۵ " "
۱۰۰۴۲ ملک صدیق احمد صاحب ۳۰ " "
۱۰۰۹۷ پیر محمد زمان صاحب ۱۲ " "
۱۱۱۸۷ سید لال شاہ صاحب ۳۰ " "
۱۱۸۰۶ چوہدری نظام الدین صاحب ۱۵ " "
۱۲۰۷۵ خانزادہ امیر اللہ خانصاحب ۱۰ " "
۱۲۱۹۲ صاحبزادہ محمد طیب صاحب ۹ " "
۱۲۸۴۸ شیخ ظہور الدین صاحب ۱۳ " "
۱۴۸۶۵ چوہدری محمد منصف خانصاحب ۱۴ " "
۱۶۵۴۲ چوہدری محمد عبد اللہ خانصاحب ۱۴ " "
۱۷۶۹۸ احمد حسین صاحب چوہدری ۱۴ " "
۱۸۸۴۹ بیگم صاحبہ کرنل ملک سلطان محمد خانصاحب ۳۰ " "
۱۹۰۱۰ ڈاکٹر محمد جی صاحب ۱۵ " "
۱۹۰۸۲ راجہ عبد القدیر صاحب ۱۲ " "
۱۹۵۷۰ مشتاق احمد صاحب ۱۵ " "
۱۹۷۶۸ بیگم صاحبہ چوہدری ناصر احمد صاحب ۱۰ " "
۱۹۷۹۴ ایم بشیر احمد صاحب ۵ " "
۲۰۵۳۱ چوہدری مفضل احمد خانصاحب ۳۰ " "
۲۱۱۱۵ شیخ عبد القادر صاحب ۳۰ " "
۲۱۳۳۱ خلیفہ عبد المنان صاحب ۳۰ " "
۲۱۳۶۴ چوہدری شریف احمد صاحب ۱۴ " "
۲۱۳۹۹ حکیم ملک میر احمد صاحب ۲۰ " "
۲۱۴۷۷ محمد یوسف صاحب ۳۰ " "
۲۱۷۲۱ مولوی عبد الکریم صاحب ۱۳ " "
۲۱۷۶۴ ایم۔ اے خانصاحب ۱۴ " "
۲۱۹۲۰ میاں غلام محمد صاحب ۱۵ " "
۲۲۰۸۹ میاں عبد الرحمن صاحب ۱۵ " "
۲۳۰۰۳ ڈاکٹر کیپٹن محمد دین صاحب ۴ " "
۲۳۰۰۲۱ میاں محمد عبد اللہ صاحب ۱۷ " "
۲۳۱۸۷ چوہدری فضل حق صاحب ۵ " "
۲۳۶۳۲ ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب ۱۹ " "
۲۳۷۰۵ عبد الشکور صاحب ۳۰ " "
۲۳۷۷۷ عبد الرزاق صاحب ۱۰ " "
۲۳۸۱۱ ناظم صاحب تبلیغ فقیر والی ۳۰ " "
۲۳۹۳۱ منشی عبد الرشید صاحب ۲۷ " "
۲۳۹۴۸ منشی نتھے خانصاحب ۳۰ " "
۲۴۰۳۵ مولوی محمد ثناء اللہ صاحب ۱۴ " "
۲۴۰۸۹ میاں محمد صدیق صاحب ثاقب ۳۰ " "
۲۴۰۹۱ مرزا عزیز احمد صاحب ۹ نومبر ۱۹۵۴ء
۲۴۲۵۴ ایم نیاز احمد صاحب ۲۰ " "
۲۴۲۶۲ نذیر احمد صاحب ۳۰ " "
۲۴۲۴۴ میاں عبد الرزاق صاحب ۲۴ " "
۲۴۳۲۴ مستری فیض بخش صاحب ۳۵ " "
۲۴۴۰۱ چوہدری عنایت اللہ خانصاحب ۱۸ " "
۲۴۴۰۸ فخر الدین صاحب ۲۴ " "
۲۴۴۱۱ ڈاکٹر عبد الکریم صاحب ۲۸ " "
۲۴۴۱۲ شیخ عبد الرشید صاحب ۲۸ " "
۲۴۵۳۲ چوہدری محمد خان صاحب ۲۱ " "
۲۴۲۹۴ میاں محمد شفیع صاحب ۱۸ ستمبر "
۲۴۶۲۶ محمد شریف صاحب ۹ " "

معجون فوفل فی زمانہ اس دوائی کی ہر گھر میں ضرورت ہے۔ اس کا چند روزہ استعمال انسانی صحت کو برقرار رکھتا ہے۔ یہ دوا لیکوریا۔ سیلان الرحم اور دوسری اندرونی بیماریوں میں مستورات کے لئے بے حد مفید ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے

معجون کہربا ماہواری کی زیادتی کی وجہ سے جسم سے تمام خون ضائع ہو جاتا ہے۔ جسم بے حس کمزور ہو جائے پریشانی ہو۔ تو اس کا استعمال بے حد مفید ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے

سفوف حیض بند حیض کے ایام میں تکلیف یا درد ہو خون کم آتا ہو یا بے چینی ہو۔ اس کا استعمال اس تکلیف سے نجات دلاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ:۔ **دواخانہ خدمت خلق ربوہ**

احمدیت کے خلاف پانچ اعتراضات
معہ جواب
منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ
اردو انگریزی میں
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

حب اٹھرا رجسٹرڈ:۔ اسقاط حمل کا مجرب علاج:۔ فی تولہ ڈیڑھ روپیہ:۔ مکمل کورس گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲-۰:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

ہندوستان کے مختلف مقامات پر پاکستانی جھنڈے لگانا مسلمانوں کا کام نہیں ہے

بھارت کے وزیر خوراک مسٹر رفیع احمد قدوائی کا بیان

نئی دہلی ۲۳ اکتوبر ہندوستان کے وزیر خوراک مسٹر رفیع احمد قدوائی نے کہا ہے کہ مختلف مقامات پر پاکستانی جھنڈے لگانا مسلمانوں کا کام نہیں ہے۔ مسٹر قدوائی جو بریلی سے آئے ہوئے ہیں کانگریس ورکرز میٹنگ میں اخباری نمائندوں نے کئی سوال کئے۔ اس سوال کے جواب میں کہ اخباروں میں جو یہ خبریں آ رہی ہیں۔ کہ کچھ مسلمان مندروں یا گاندھی جی کی مورتی پر پاکستانی جھنڈے لگا دیتے ہیں اور اس سے فساد اُٹھ کھڑا ہوتا ہے ان کی حقیقت کیا ہے مسٹر قدوائی نے جواب دیا کہ فساد کی اس تکنیک میں مسلمانوں کا ہاتھ نہیں ہے۔ یہ دیگر لوگوں کے کارنامے ہیں۔ جو ملک کی شان کو گھٹا رہے ہیں۔ ایک نمائندہ نے سوال کیا کہ اینٹی گاؤ کشی ایجی ٹیشن کو قانوناً کیوں بند نہیں کر دیا جاتا۔ مسٹر قدوائی نے جواب دیا کہ گؤ کشی ملک میں کہیں نہیں ہو رہی۔ جہاں ہوتی تھی۔ وہاں لوگوں نے خود بخود بند کر دی ہے اگر خلاف قانون کہیں ہو جاتی ہے تو اس کو ہندو صاحبان خود اس طرح روک سکتے ہیں کہ گائیوں کو فروخت نہ کریں۔ پھر اگر خفیہ طور پر کہیں ہوتی ہے تو اس کے ذمہ دار خود ہندو ہیں۔ کہ وہ گائے بیچ دیتے ہیں وہ اگر گائے کی حفاظت کریں۔ تو یہ نوبت ہی نہ آئے۔

پاکستان کو امریکی امداد کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر قدوائی نے کہا کہ امریکہ کی امداد کی ہم کو فکر نہیں۔ پاکستان نے جتنی فوجی امداد لی ہے۔ اسی قدر ہم تجارتی زراعتی و صنعتی امداد لے رہے ہیں اور ملک مضبوط ہو رہا ہے۔

العالمین میں جنگ عظیم کے ہلاک شدگان کی یادگار کی نقاب کشائی

قاہرہ ۲۳ اکتوبر۔ مصر کے مقام العالمین میں دوسری جنگِ عظیم کے ہلاک شدگان کی ایک یادگار قائم کی جا رہی ہے۔ کل برطانیہ کے فیلڈ مارشل وائیکاؤنٹ منٹگمری اس یادگار کی نقاب کشائی کی رسم ادا کریں گے یہ یادگار جنگی قبروں کے کمیشن نے مغربی صحرا کے جنگی قبرستان میں تعمیر کی ہے۔ اس یادگار پر دولت مشترکہ کی فوجوں کے ان بارہ کے قریب افسروں اور سپاہیوں کے نام لکھے ہوئے ہیں جنہیں جنگ کے دوران میں کوئی قبر نصیب نہ ہوئی۔ ان فوجیوں میں تقسیم سے پہلے کی متحدہ ہندوستانی فوج کے ایک ہزار سات سو اٹھاسی افسر اور جوان بھی شامل ہیں فیلڈ مارشل منٹگمری دوسری جنگ عظیم میں شمالی افریقہ کی مہم میں کامیاب ہونے والی آٹھویں فوج کے کمانڈر تھے اور اکتوبر نومبر سنہ ۱۹۴۲ء میں اُنہوں نے جرمن جرنیل رومیل کو العالمین کے مقام پر شکست فاش دی تھی۔

فرانسیسی ہند کے نئے چیف کمشنر

نئی دہلی ۲۳ اکتوبر پانڈی چری میں ہندوستانی قونصل جنرل سردار کیول سنگھ پہلے ہندوستانی چیف کمشنر مقرر کئے جائینگے

چین اور ہندوستان کو امن عالم کیلئے زیادہ تعاون کرنا چاہیئے

پنڈت نہرو، ماؤزے تنگ اور چواین لائی کی تقاریر

پیکن ۲۳ اکتوبر صدر جمہوریہ چین مسٹر ماؤزے تنگ نے اعلان کیا ہے کہ ان کا ملک ہمیشہ امن کے لئے کام کرے گا۔ ہندوستانی سفیر مسٹر راگھون کی طرف سے دی گئی دعوت میں تقریر کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ ان کی خواہش ہے کہ ہند اور چین امن عالم کی خاطر زیادہ تعاون کریں۔ اس سے قبل مسٹر نہرو نے چواین لائی سے تین گھنٹہ تک گفتگو کی۔ مسٹر نہرو کے چین پہونچنے کے بعد سے یہ گفتگو تیسری تھی۔ مسٹر چواین لائی نے اس بات پر زور دیا کہ دوسرے ممالک بھی پانچ اصولوں کو تسلیم کر لیں۔ مسٹر چواین لائی نے کہا کہ اگر ان اصولوں پر عمل کیا جائے تو اقوام عالم کی مُشکلات دُور ہو جائینگی پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ اصول دو آزاد ملکوں کے درمیان تعلقات کی بنیاد ہیں۔ اگر ان اصولوں پر عمل کیا جائے تو بہت سی مشکلات دُور ہو جائینگی چین اور ہندوستان بڑے ممالک ہیں۔ ہم اپنا طرز زندگی دوسروں پر ٹھونسنا نہیں چاہتے۔ ہماری قومی زندگی رنگا رنگ سے متنوع ہے۔ اس سے ہماری قوم کو توانائی اور طاقت حاصل ہوتی ہے اگر یہی اصول بین الاقوامی زندگی میں حاصل کیا جائے تو کتنا اچھا ہو۔ ایک قوم پر دوسری قوم کی مرضی ٹھونسنے کا نتیجہ کشیدگی اور تصادم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ایک ملک کے دوسرے ملک پر اقتدار کے خلاف ہیں۔

مسٹر چو نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہند اور چین کے درمیان ہزار سال سے تعلقات ہیں مزید برآں یہ دونوں ممالک غیر ملکی مداخلت کے خلاف جد و جہد کر رہے ہیں۔ اور اقتصادی پسماندگی کو دُور کرنا چاہتے ہیں۔ یہی باتیں ہمارے دوستانہ تعاون کی بنیادیں ہیں نہرو چاؤ اعلان تاریخی حیثیت رکھتا ہے اہل عالم کی اکثریت بقا کے اصول کی حامی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہند اور چین کے تعاون سے دوسرے ممالک کو تسلیم کرنے کی ہمت افزائی ہوگی لیکن بعض ممالک اب بھی اس اصول کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور سیٹو بلاک میں شامل ہو رہے ہیں۔ سیٹو کے ذریعہ امن کے تحفظ کے غلط طریقے کو ابھی تک ترک نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ اسے ایشیا سے باہر بھی پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ حالات ایشیا میں بڑھتی ہوئی بے چینی کے اسباب ہیں۔ چینی وزیر اعظم نے آخر میں کہا کہ پنڈت نہرو کی امن کی پالیسی ہندوستان اور دوسرے ممالک کے عوام کے مفاد کے مطابق ہے۔ ہم ہندوستان کے ساتھ مل کر امن عالم کے تحفظ کے لئے مشترک کاروائی کرنے اور ایشیا میں علاقہ امن کو وسعت دینے کے لئے تیار ہیں۔

سندھ کیطرف سے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ایک لاکھ روپے کی امداد

کراچی ۲۳ اکتوبر سندھ نے پنجاب کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ایک لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا ہے۔ مرکزی سیلابی امدادی کمیٹی کے اجلاس میں وزیر اعلیٰ سندھ پیرزادہ عبد الستار نے یہ اعلان کیا ہے۔

لاہور میں تشریف لانیوالے احباب سے درخواست

دوسری جگہوں سے تبدیل ہو کر لاہور میں آنے والے یا لاہور میں نیا کاروبار شروع کرنے والے احمدی احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنا رہائشی پتہ مرکزی دفتر جماعت احمدیہ لاہور ۱۳ ٹمپل روڈ لاہور میں تحریر کر کے بھیجیں تاکہ رہائش کے مطابق حلقہ کے کارکنان سے اُن کا تعارف کرایا جا سکے۔

(نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور)

چندہ جلسہ سالانہ اور انسپکٹران بیت المال

چونکہ چندہ جلسہ سالانہ کی رفتار وصولی تسلی بخش نہیں۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ انسپکٹرانِ بیت المال کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ جس جس جماعت میں معائنہ کے لئے جائیں۔ وہاں خصوصیت سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے متعلق سعیٔ بلیغ فرمائیں۔ تا ہر جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ سو فیصدی وصول ہو جائے۔ اور اندریں بارہ جو کاروائی کی جائے اس کی اطلاع نظارت ہذا میں بھجواتے رہیں۔

(ناظر بیت المال)

ٹریفک اصولوں کی پابندی

(۱) پیدل چلنے والے بھی ٹریفک اصولوں کی پابندی کریں

(۲) ٹریفک اصولوں کی پابندی میں آپ کی جان کی حفاظت ہے

(۳) ٹریفک اصولوں کی خلاف ورزی سے آپ کسی گاڑی کے نیچے آجائینگے

ڈاکٹر عبد الرحمٰن آف موگا

زوجام عشق۔ مردانہ طاقت کی خاص دوا۔ قیمت کورس ایک ماہ ۵ روپے، دواخانہ نور الدینؓ۔ جودھامل بلڈنگ لاہور